THE AL FAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خطوکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر :- غلام نبی ☼ اسسٹنٹ - مہر محمد خان -

نمبر ۴۲ | مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے احکامات جلد حاصل کرنے اور کام میں سہولت پیدا کرنیکے لئے دفاتر میں ٹیلیفون لگانے کا جو لائیسنس حاصل کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق فی الحال حضور کے دفتر اور دفتر تالیف و اشاعت و ڈاک میں ٹیلیفون لگ گیا ہے۔

۱۷ تاریخ پرنس آف ویلز کی آمد کے دن قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور غیر احمدیوں نے مکمل ہڑتال کی۔ لیکن ہماری جماعت کے کسی فرد نے اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے خوش آمدید کا تار پرنس آف ویلز کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور اس تقریب کی خوشی میں غربا کو کھانا کھلایا گیا۔

نظم

جماعت احمدیہ اپنے امام کے حضور

ہر مصیبت میں وفا کرنے کو تیار ہیں ہم
ساری دنیا کے خفا کرنے کو تیار ہیں ہم

دل میں رہ جائے نہ محمود کوئی تیرے امنگ
زندگی تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم

جس طرح چاہے جہاں چاہے جو چاہے کہدے
جو کہے تو بجا لا کرنے کو تیار ہیں ہم

چھوڑ کر خویش و اقارب کو چلے جائینگے
حق تبلیغ ادا کرنے کو تیار ہیں ہم

سر میں ہے جوش جنوں دل میں ہے نور ایمان
کفر و بدعت کے فنا کرنے کو تیار ہیں ہم

صبر کرنے نہیں دیتی ہمیں بے تابی دل
حشر دنیا میں بپا کرنے کو تیار ہیں ہم

دل تو مدت سے کیا تیرے حوالے پیارے
جان بھی تن سے جدا کرنے کو تیار ہیں ہم

"مال کیا چیز ہے اور جاں کی حقیقت کیا ہے
آبرو تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم"

شرم تو ہم سے گنہگاروں کی رکھنا یارب
دعویٰ عشق و وفا کرنے کو تیار ہیں ہم

کوئی کلفت نہ رہے آپ جو اتنا کہدیں
درد کی تیرے دوا کرنے کو تیار ہیں ہم

اخبار احمدیہ

لنکا میں تبلیغ احمدیت

لنکا کے مختلف شہروں میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے نے انگریزی میں لیکچر دئے۔ جو احمدی اخبار message میں چھپ چکے ہیں۔ اور قریباً تیس ہزار تعلیم یافتہ افراد تک پیغام مسیح موعود پہنچا دیا گیا ہے۔ لارڈ بشپ صاحب کولمبو اور پادری ریورینڈ لک گاک ایم اے اور ریورینڈ ایچ ہائی فیلڈ ایم اے وغیرہم مولویان لنکا کو اس امر کا چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود میتر یا بُدھا پر ہر ایک مخالف سے بحث کرنے کو طیار ہیں۔ چیلنج حسب ذیل ہے:۔

اے آسمان! تو گواہ رہ کہ میں نے اپنا فرض تبلیغ باشندگان لنکا کو پہنچا دیا۔ اور اپنے متواتر لیکچروں کے ذریعہ کھول کر بتلا دیا کہ دنیا کا مصلح مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے امام مہدی و مسیح موعود ہے۔ اور بدھ مذہب والوں کے لئے میتر یا بدھ ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن رودر گوپال ہے۔ آچکا۔ اور اپنا کام کر گیا۔ اور کہ وہ تمام علامات جو مذکورہ بالا مذاہب کی کتب مقدسہ میں مندرج ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور عین وقت اور ضرورت کے وقت جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ اور وہی مقدس موعود تھا۔ جو تمام مذاہب کے لئے حکم اور عدل ہو کر آیا اور تمام مذاہب کے بانیوں نے اس مقدس مصلح کی آمد کے بارے میں جو پیشگوئیاں کی تھیں۔ وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس مصلح ربانی نے زندہ مذہب اسلام پیش کیا۔ اور زندہ خدا ثابت کیا۔ جو کروڑوں نگاہوں سے دور اور پوشیدہ ہے۔

میں اب ریورینڈ فادر لک گاک ایم اے بالقابہٗ ریورینڈ ایچ ہائی فیلڈ ایم اے بالقابہٗ اور لنکا کے مولویوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ہمت ہے۔ تو جو کچھ میں نے حضرت عیسیٰ اور عیسائیت اور مسیح موعود کے بارے میں اپنے سلسلہ تقاریر میں کہا ہے۔ اسکی دلائل کے ساتھ تردید کریں۔ میں نے اپنے آخری دو لیکچروں میں ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ جن کا مزار سرینگر واقع کشمیر میں موجود ہے۔ اور آنیوالا آگیا۔ جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والا ایلیا نبی کا بروز ہو کر آیا تھا۔ اور کہ احمدؑ قادیانی نے ایسے زبردست اور اقتداری معجزے دکھلائے جو طاقت اور شوکت میں مسیح ناصری کے معجزوں سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔

اے مغربی مشنری مسیحو اپنے ضمیر قلب سے فتوی لیکر باطل کو ترک کر دو۔ اور حق کو قبول کر لو۔ لیکن اگر اب بھی اپنی لیاقتوں اور علوم کو خلق اللہ کی گمراہ کرنے میں صرف کرو گے۔ تو ہزارہا غریب جانوں کا گناہ جنہیں آپ گمراہ کریں گے۔ آپ کی گردن پر ہوگا۔ اے خدا تو گواہ رہ کہ میں نے حق پہنچا دیا۔ عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ

حافظ، درزی نائی یا طبیب

اگر کوئی جفاکش سفید رنگ نوجوان جو قرآن کریم کے حافظ ہوں۔ اور درزی یا نائی یا طبیب کا پیشہ جانتے ہوں تو وہ اللہ تعالےٰ کے لئے اس ملک میں جلد آنے کا ارادہ کریں۔ خدا انکی روزی کا سامان کر دیگا۔ ایسے لوگ بہت کچھ روپیہ بھی کما سکیں گے۔ اور سفید بھی ہوں تو قرآن پاک کے حفاظ کی بہت ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب حافظ نہ بھی ہوں۔ عربی جانتے ہوں اور پیشہ ور ہوں وہ بھی آ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ناظر تالیف و اشاعت کو بھجوائیں۔ اور عاجز کو بھی اطلاع دیں۔ مگر جلدی کریں۔ دعاؤں کا محتاج مسافر نیرؔ

تصحیح

الفضل نمبر ۳۶ کے صفحہ ۲ پر جو "اعلان نکاح" درج ہوا ہے۔ وہ غلط ہے۔ صحیح یوں ہے۔ کہ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے حکیم شاہ نواز کا نکاح پڑھا۔

جلسہ سالانہ کے متعلق نہایت ہی قابل توجہ اعلان

جتنے اخبار الفضل کے ذریعہ آٹے کے متعلق تحریک کی تھی جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تمام حصص جو مطلوبہ تھے وہ احباب نے پورے کر دئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح گھی۔ لکڑی۔ دالیں اور گوشت وغیرہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور جلسہ کے بڑے اخراجات کے بڑے حصہ میں خدا کے فضل سے فارغ ہو چکا ہوں۔ لیکن ان اشیاء کے علاوہ اور بہت سے اخراجات ہیں۔ جنہیں متفرق اخراجات کہا جا سکتا ہے۔ جن کی مختصر سی تفصیل بطور نمونہ ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

(۱) کھیر و کھوری کا خرچ (۲) لکڑی کٹوانے کا خرچ (۳) نانبائیوں کے ٹھیکہ کا خرچ (۴) مزدوروں کی مزدوری (۵) بکراہی کا کرایہ (۶) چٹائیاں ٹوکریاں وغیرہ (۷) فارموں کے طبع کا خرچ (۸) گدّوں کا کرایہ۔

غرض ان متفرق اخراجات پر بھی بہت سا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اسلئے میں ایک تجویز اس کے متعلق احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ میرا یہ نوٹ ملاحظہ فرما کر ایک ایک روپیہ فی آدمی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھیجدیں۔ خواہ بذریعہ منی آرڈر اور خواہ ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیجیں یہ چندہ صرف ان لوگوں سے نہیں مانگا جاتا۔ جنہوں نے آٹے وغیرہ میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ یہ چندہ ہر احمدی بھائی سے طلب کرتا ہوں۔ خواہ وہ جلسہ کے لئے اس سے قبل کوئی چندہ دے چکے ہیں یا نہیں۔ اور چونکہ ایک تاریخ معین کر دینے سے زیادہ اہتمام ہوا کرتا ہے اسلئے میں تمام احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ہر صاحب ٹھیک یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کو اپنی طرف سے ایک روپیہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ اور تصریح سے لکھ دیں۔ کہ یہ جلسہ سالانہ کے متفرق اخراجات کے لئے ہے۔ یکم دسمبر کو جمعرات کا روز ہو گا۔ سو سب صاحب جمعرات کو منی آرڈر بھیجدیں یا ٹکٹ اور جمعہ کے روز تمام سکرٹری صاحبان خوب اچھی طرح دریافت کر لیں کہ کوئی بھائی رہ تو نہیں گئے۔ اگر ایسا ہو تو جمعہ سے یا ہفتہ کے روز انکی طرف سے ایک ایک روپیہ بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس تحریک کو اثر عطا فرمائے اور احمدی احباب کے قلوب میں وسعت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۱ر نومبر ۱۹۲۱ء

مشکلات کی کسوٹی

ہم آگے بڑھینگے یا پیچھے ہٹینگے؟

جسطرح پہلے انبیاء کرام کی جماعتوں کو ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوا۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی قائم کردہ پہلی جماعتوں کو گوناگوں مصائب و آلام میں سے گذرنا پڑا۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بننے والی خدا تعالیٰ کی جماعت پر بھی مشکلات اور مصائب کے ایام آئے۔ اور اسے بھی تکلیف دہ حالات سے گذرنا پڑا۔ جن کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اور اسوقت تک جاری رہے گا۔ جب تک خدا تعالیٰ اس جماعت میں داخل ہونے والوں کو بھی اسی معیار پر نہ پرکھ لے جو اس نے اپنے فرستادوں کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعتوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور جنھوں نے اپنے نام خدا کی جماعت میں داخل کرائے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائینگے۔ اور انھیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا نہیں ہو گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کو یقیناً ایسے ہی حالات میں سے گذرنا ہو گا۔ جن کے ذریعہ کھوٹے اور کھرے میں بناوٹی اور حقیقی میں لڑکھڑانے والے اور قائم رہنے والے میں اپنے دعویٰ میں جھوٹے اور سچے میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین۔

پس چونکہ ہماری جماعت پر بھی مصائب اور آلام کا آنا لازمی اور لابدی تھا۔ اسلئے آئے۔ لیکن یہ بھی یقینی اور لازمی ہے۔ کہ کامیابی اور کامرانی بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے وارث بنیں۔ چنانچہ ہم نہ صرف اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ہر روز اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ اور ہر موقع پر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اپنے ساتھ دیکھ رہے ہیں ؛

اسمیں شک نہیں کہ تا حال ہمیں کوئی ایسی کامیابی اور کامرانی حاصل نہیں ہوئی۔ جسے ظاہر بین اور مادہ پرست لوگ بھی خاص وقعت کی نظر سے دیکھ سکیں۔ لیکن اسمیں بھی تو کوئی شک نہیں۔ کہ ہم نے بحیثیت مجموعی مشکلات اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے اس قربانی اور فدا کاری کے ظاہر کرنے کا موقع نہیں پایا جس کے نتیجہ میں عظیم الشان اور ہر کس و ناکس کو نظر آجانیوالی کامیابی حاصل ہوا کرتی ہے ؛

لیکن اب وقت آگیا ہے۔ جبکہ کئی طرح کی مشکلات اور صعوبات کا کوہ گراں ہمارے سامنے کھڑا ہے۔ اور ہم نے خدا کے فضل کے بھروسہ پر اسے عبور کر کے میدان فتح مندی میں داخل ہونے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق بخشے۔ اور ہمارے پاؤں کو اس وادیٔ پُر خار میں ثبات و استقلال عطا فرمائے آمین

اسوقت گرانی اور قحط سالی کی وجہ سے دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے باعث ایک شور قیامت ہے۔ جو اطراف عالم میں بپا ہے۔ جس کا اثر ہماری جیسی مختصر اور غریب جماعت پر بہت زیادہ پڑا۔ اور اسقدر پڑا۔ کہ ہمارا وہ کام جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ہمارا وہ مقصد جو ہماری زندگی کا منتہا ہے۔ اسمیں رکاوٹیں پیدا ہوگئیں ؛

اس نہایت نازک اور خطرناک حالت میں اور ان افسوسناک اور افسردہ کر دینے والے حالات میں ہماری جماعت کے کارکن اصحاب نے اپنے مقدس امام کی بے نظیر شخصیت کے صدقے جس قربانی اور ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ایسا بے نظیر ہے۔ کہ ہماری آنیوالی نسلیں اسپر جس قدر بھی فخر کریں۔ بجا ہو گا۔ اور اپنے اسلاف کے اس فعل کو جس قدر بھی عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھیں۔ درست ہو گا۔

مرکز میں رہنے والے یا مرکز کے ماتحت باہر کام کرنے والے اصحاب کو گذر اوقات کے لئے جو کچھ ملتا ہے۔ اسے ملازمت پیشہ اصحاب کے مشاہروں سے پہلے ہی کوئی نسبت نہ تھی۔ معمولی معمولی کام کرنیوالوں کو جو کچھ ملتا ہے۔ وہ ہمارے بڑے بڑے کارکنوں کو بھی نہیں ملتا تھا۔ لیکن اسوقت جبکہ گرانی نے سخت خطرناک حالت پیدا کر رکھی ہے۔ اور بڑی بڑی آمدنیوں والے مشکلات اور مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر اخراجات کی مشکلات پیش کر کے اضافہ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف مطالبہ ہو رہا ہے۔ بلکہ اضافہ ہو چکا اور ہو رہا ہے۔ اسوقت ہمارے ہاں جو سوال اٹھتا ہے وہ اضافہ کا نہیں۔ بلکہ تخفیف کا سوال ہے۔ اور اس سوال کا ایسا جواب تجویز ہو کر زیر عمل آگیا ہے۔ جو اسوقت تمام دنیا کے تختہ پر اپنی نظیر نہیں رکھتا ؛

یہ جواب بہت مفصل اور بہت طویل ہے۔ اور اگر مناسب اور ضروری سمجھا گیا۔ تو ممکن ہے۔ ذمہ دار صیغہ جات بالتفصیل پیش کریں۔ ہم اسمیں سے صرف چند باتیں عرض کرتے ہیں :-

(۱) قرار دیا گیا ہے۔ کہ سو روپیہ یا اس سے زیادہ مشاہرہ لینے والے اصحاب بیس فیصدی ماہوار چندہ خاص دیں۔ اور اس کے علاوہ معمولی چندے بدستور دیں۔ جس کسی کو انجمن کی طرف سے مکان ملا ہوا ہے۔ اس کا ۵ فیصدی تنخواہ پر کرایہ وضع کرائے ؛

(۲) جن کی تنخواہ ۹۰ اور سو کے درمیان ہے۔ وہ ۱۵ فیصدی ماہوار چندہ خاص وضع کرائیں۔ اور چندہ عام بدستور دیں ؛

(۳) کسی کارکن کو ایک سال تک کوئی ترقی نہ دی جائے۔

(۴) پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ایک سال تک بند کر دی جائے۔

(۵) سفر خاص حالات میں انٹر و رنہ تھرڈ میں کیا جائے۔

(۶) بیرونی مبلغین کو اپنا خرچ آپ برداشت کرنا چاہیئے اور جہاں ہوں۔ وہاں کے تبلیغی اخراجات وہیں سے مہیا کرنے چاہئیں۔ آئندہ انہیں کوئی رقم نہیں دیجائیگی

(۷) دفاتر کے عملے بہت مختصر کر دیئے گئے ہیں۔ اسلئے کارکنوں کو پہلے کی نسبت قریباً دو گنا کام کرنا ہوگا۔

(۸) دفاتر کے اخراجات پہلے کی نسبت بہت گھٹا دیئے گئے ہیں *

ان چند ایک موٹی موٹی باتوں سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں جماعت کے کارکن افراد نے ان باتوں پر لبیک کہتے ہوئے کس قدر ایثار کا ثبوت ہے *

بے شک جس مقدس جماعت کے یہ افراد ہیں اس کے کسی کارکن کو اپنی کسی بڑی سے بڑی قربانی پر بھی فخر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے کسی پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے مولا کی رضامندی کا حاصل کرتے۔ اور اپنی آخرت سنوارنے کے لئے کرتا ہے۔ اور اس عہد کو پورا کرنے کا ثبوت دیتا ہے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا کیا۔ اس صورت میں دینی خدمات بجالاتے ہوئے جو کچھ بھی اسے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ملتا ہے۔ وہ بھی خدا کے خاص فضل کے ماتحت ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری نہیں کہ اس قسم کی باتیں دوسروں کے اندر بھی دین کے لئے ایثار اور قربانی کے جذبات پیدا کریں۔ اور وہ بھی جان و مال کو خدا کی راہ میں صرف کرنے میں لگ جائیں۔

جیسا کہ ابتدا میں عرض کیا گیا ہے۔ یہ ایام ہماری جماعت کے لئے خاص مشکلات کے ایام ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کامیابی کی شاہراہ تک پہنچنے کے لئے ان مشکلات کو عبور کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ تاکہ جہاں ہم اپنے عمل سے اپنے قول کو صحیح اور درست ثابت کر کے وہ مقام حاصل کر سکیں۔ جس کا پانا ہمارا اصل مدعا ہے۔ وہاں ہم عظیم الشان کامیابی حاصل کر کے دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت کو جذب کرنیوالے ہم ہی ہیں۔ اور ہماری جماعت ہی وہ جماعت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان کا ثبوت دے رہی ہے *

موجودہ حالات میں اگر کوئی بات ہمارے لئے اطمینان قلب کا باعث ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ مالی لحاظ سے ہماری جماعت کا قدم پیچھے نہیں۔ بلکہ آگے ہی ہے اور گذشتہ سالوں میں جس قدر روپیہ تبلیغ دین کے لئے مہیا کیا جا رہا ہے۔ اب اس سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے لیکن باوجود اس کے مشکلات درپیش ہیں۔ اور کانپتے ہوئے ہاتھ اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ہم یہ لکھنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ انہی مشکلات کی وجہ سے بعض نہایت ضروری کام ملتوی کر دینے پڑے۔ اور بعض بند کر دینے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی کافی نہیں ہے۔ اور جس رفتار کے ساتھ ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ اس رفتار سے آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا۔ اگر اضافہ کی رفتار بھی وہی ہوتی جو ضروریات کی ہے۔ تو آج ہمیں ان ناخوشگوار حالات سے نہ گذرنا پڑتا *

اسوقت ہماری جماعت مشکلات کی کسوٹی پر پرکھی جا رہی ہے۔ اور اب وقت ہے۔ کہ ہم اپنے خالص اور کھرے ہونے کا ثبوت دیں۔ اور ایسا ثبوت دیں کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کریں *

لیکن اگر ہم نے اب بھی سستی دکھائی۔ اور غفلت سے کام لیا۔ تو یاد رہنا چاہیئے کہ کامیابی کا وہ مینار جس تک ہم پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور کامرانی کا وہ زینہ جس پر ہم چڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم سے دُور اور بہت دُور ہو جائیگا *

اسبات کا ثبوت کہ ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہٹنا ہمارا آئندہ طرز عمل دیگا۔ خدا کرے ہم ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹیں۔ بلکہ سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ کوئی دن ہم پر ایسا طلوع نہ ہو۔ اور کوئی رات ہم پر ایسی نہ آئے۔ کہ ہمارا قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹے۔ یا جہاں پہنچا ہوا ہے وہیں ٹھہر جائے *

مسلمانوں سے گائے چھڑا کر ہندو کیا چھوڑینگے؟

ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے مسلمانوں سے گائے کا گوشت استعمال کرنے کی مذہبی اجازت سے دست بردار ہونے کا مطالبہ جس زور و شور سے کیا جا رہا ہے۔ وہ ہر ایک ہندو لیڈر کی تحریر و تقریر سے ظاہر ہے۔ اور اسے پورا کئے بغیر اتحاد ہونا قطعاً ناممکن بتایا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندو جو کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اب تک تو صرف مسئلہ خلافت میں ان کی زبانی ہمدردی تک محدود تھا۔ مگر اس سے آگے بڑھ کر عملی طور پر جو سب سے بڑی قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بالفاظ "آریہ گزٹ" یہ ہے:۔

"ہم ہندوؤں میں پرچار کرینگے۔ کہ وہ اول تو ماس کو ہی قطعی چھوڑ دیں۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کو شامل کر سکیں۔ اور خاص کر سوٗر کا ماس تو ہندوؤں کو چھوڑنا ہی پڑیگا۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کا دل نہ دُکھے"

(۱۰ر نومبر ۱۹۲۱ء)

لیکن اس قربانی کی حقیقت اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا اور خاصکر آریہ صاحبان کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا مذہب انہیں ماس یعنے گوشت استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اب اگر وہ اس کے چھوڑنے کی تحریک کرینگے۔ تو کسی پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے مذہب کے ایک بھولے ہوئے حکم پر عمل کرائینگے۔ باقی رہا سوٗر کا گوشت استعمال نہ کرنا اس کے متعلق افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ کبھی کسے سوٗر کا گوشت استعمال کرنے کی مسلمانوں کو قطعاً پرواہ نہیں۔ وہ مسلمانوں کے اتحاد کے مجوز کہلاتے ہیں۔ اگر کوئی اسے استعمال کرتا ہے۔ تو نہ صرف اسمیں مسلمانوں کی کسی قسم کی دل آزاری نہیں۔ بلکہ ایک طرح سے خوشی ہو سکتی ہے کہ یہ ناپاک چیز جس قدر کم ہو اسی قدر اچھا ہے۔

پس گائے کو چھوڑنے کے مقابلہ میں گوشت کا استعمال نہ کرنا اور سوٗر کے گوشت کو بالکل چھوڑنا کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے مسلمان مطمئن ہو سکیں۔ بلکہ اس قسم کی تجاویز اس بارے میں زیادہ شکوک اور شبہات پیدا کرنے کا باعث ہونگی کہ ہندو صاحبان اتفاق و اتحاد کیلئے عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں؟

خطبہ جمعہ

صحابی بننا چاہتے ہو یا ملازم

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۱ء

(حضور کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا)

تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:

دیانت داری

دنیا میں بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک دیانت داری بھی ہے ایک کروڑ پتی بددیانت وہ عزت نہیں حاصل کر سکتا جو ایک فاقہ مرنے والا دیانت دار حاصل کر سکتا ہے۔ عزت قلب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور منہ کی تعریفیں عزت بڑھانے میں ممد نہیں ہوتیں۔ منہ سے کسی کی کتنی ہی تعریف کرے۔ مگر دل تابع نہ ہو۔ یا ممدوح کے پیٹھ پھیرتے ہی اور باتوں میں مشغول ہو جائے۔ تو اس سے ممدوح معزز نہیں بنتا۔ اگر کسی کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہوں مگر ان کے دل میں اس شخص کے لئے عزت نہیں اور اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہے جس کی تعریف کرنے والا صرف ایک ہے اور وہ دل سے کرتا ہے تو وہ شخص معزز نہیں جس کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہیں۔ اور یہ شخص معزز ہے جس کی تعریف کرنے والا۔ ایک ہی ہے۔ مگر دل سے کرتا ہے۔ مقدم الذکر کی عزت نقلی ہے۔ اور موخر الذکر کی اصلی۔ کیونکہ منہ سے دس ہزار تعریفیں کرنے والے موقعہ پر کام نہیں آئینگے۔ اور دل سے عزت کرنے والا ایک شخص موقعہ پر کام آئیگا۔ اور اپنے ممدوح کے لئے جان دیدیگا۔ اور سچا دوست وہی ہے جو موقع پر کام آوے۔

سچے دوست کی ایک مثال

مثل مشہور ہے کہ کوئی امیر تھا اسکے پاس بہت سے یار آتے تھے لیکن اس کی توجہ زیادہ تر ایک غریب پر تھی جو اس سے ملنے کیلئے آیا کرتا تھا۔ امیر کی بیوی اسکو ملامت کیا کرتی تھی۔ کہ تم جس سے زیادہ محبت سے ملتے ہو وہ ایک ذلیل آدمی ہے۔ امیر ہمیشہ ٹالتا رہتا تھا اور صرف یہ کہدیا کرتا تھا کہ اس میں بھی ایک حکمت ہے۔ آخر جب اسکی بیوی کا اصرار بہت بڑھا تو اس نے کہا چلو میں تمہیں دکھاؤں۔ بیوی کو ساتھ لیا۔ اور دونوں میاں بیوی نے غریبانہ لباس پہنا اور بیوی کو ایک بوسیدہ چادر اڑھا کر پہلے اپنے امیر دوستوں میں سے سب سے بڑے کے گھر گیا۔ اور دروازے پر جا کر اطلاع کرائی کہ مجھے سخت نقصان پہنچا ہے۔ آپ سے ملنے کی ضرورت ہے۔ امیر دوست نے کہلا بھیجا کہ کہدو کہ میں تو آپ سے واقف نہیں۔ دوسرے کے ہاں گیا۔ اس نے بھی اندر سے کہلا بھیجا کہ وہ گھر نہیں۔ اسی طرح سب امیر دوستوں میں سے کسی نے کوئی عذر کیا کسی نے کوئی۔ اس نے بیوی کو کہا کہ ان امیر دوستوں کو دیکھ لیا۔ اب اس غریب کے پاس چل کر دیکھ۔ بیوی نے کہا کہ جب امیروں کی یہ حالت ہے تو اس غریب کی ان سے بدتر ہوگی۔ خاوند نے کہا کہ چلو تو سہی۔ آخر اس غریب کے گھر پہنچے۔ دروازے پر دستک دی وہ اندر سے آیا۔ کواڑ کھولتے ہی جب اس نے میاں بیوی کو اس حال میں کھڑے دیکھا تو فوراً اندر واپس چلا گیا۔ بیوی نے کہا اس شخص کو بھی دیکھ لیا یہ بھی ویسا ہی ہے۔ امیر نے جواب دیا ابھی صبر کرو۔ دیکھو ہوتا کیا ہے۔ اگر یہ بھی ویسا ہی نکلا۔ تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ان کے خلاف ہوا تو ظاہر ہو جائیگا۔ تھوڑی دیر میں وہ شخص گھر سے نکلا۔ وردی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے میں ایک تھیلی روپیوں سے بھری امیر کے سامنے آیا۔ اور کہا کہ اگر تمہیں مالی نقصان پہنچا ہے تو یہ میری ساری عمر کا اندوختہ ہے اسکو اپنا سمجھو اور اگر کسی شخص نے تم پر ظلم کیا ہے اور اس طرح تمہارے مال کو نقصان پہنچایا ہے تو یہ میری تلوار ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اور اس ظلم کا بدلہ لیتا ہوں۔ اس وقت اس امیر نے اپنی بیوی کو کہا کہ دیکھ یہ باعث ہے۔ میرے اس شخص کو زیادہ عزیز رکھنے کا۔ کیا اس غریب شخص کی محبت اور اخلاص عزت بڑھانے والا تھا۔ یا گھٹانے والا۔ تو سچے دوست کی عزت دل سے ہوتی ہے۔ جو شخص بناوٹ سے عزت کرتا ہے۔ وہ عزت حقیقی نہیں ہوتی۔ جو عزت ایک دیانتدار غریب شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ایک بددیانت امیر کی نہیں ہوتی۔

دیانت دار شخص کی عزت مخالف بھی کرتے ہیں

دیانتدار شخص کی عزت تو دشمن بھی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت صاحبؑ کے مخالف بھی آپ کی عزت کرتے تھے۔ اور آپؑ پر بھروسہ کرتے تھے۔ جائداد کے مقدمات میں مخالفوں نے آپؑ کے فیصلہ کو تسلیم کیا۔ اور رشتہ دار آمادہ اس لئے نہ ہوتے تھے۔ کہ آپؑ سچ کہینگے۔ اور جائداد جاتی رہیگی۔ چنانچہ دعوے سے قبل اسی قسم کے مقدمے جب مخالفوں نے آپؑ پر منحصر کئے تو آپ نے صاف صاف بات کہدی۔ اور اس طرح جائداد مقبوضہ کا ایک حصہ آپؑ کے خاندان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو میں نے بتایا ہے کہ دیانتدار شخص کی عزت اس کا دشمن بھی کرتا ہے۔ اگر کوئی حقیقی عزت کا طالب ہے تو اسکو چاہئے کہ دیانت کو اختیار کرے۔ یہی نکتہ ہے جس پر میری تمام سیاسی تجاویز کی بنیاد ہوتی ہے۔ میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ گورنمنٹ سے دیانت سے معاملہ کرو۔ اگر گورنمنٹ واقعی ایسی بری ہو تو دیانتداری سے اسکو بتا دینا چاہئے۔ مگر میری یہ نصیحت سیاست تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ میں ہر ایک شخص کو یہی کہتا ہوں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ وہ دیانتداری سے اعمال بجا لائیں۔ وہ دیکھیں کہ ان کی اعمال میں دیانت کہاں تک ہے۔ اگر ایک شخص کے نزدیک ایک بات غلط ہے تو وہ دیانتداری سے کہدے کہ میں اسکو غلط سمجھتا ہوں۔ یہ بات جدا ہے کہ ایک شخص ایک دوسرے شخص کو زیادہ دانا سمجھ کر اس کی پیچھے چل پڑے۔ اور کہے کہ گو میں اس بات کو نہیں سمجھا

مگر چونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ دانا شخص ہے۔ اس لئے میں اپنی رائے کو اس شخص کی رائے پر قربان کرتا ہوں لیکن اگر کوئی شخص ایک بات کو غلط سمجھکر اور اسکی غلطی پر مصر ہونے کے باوجود پھر ظاہر میں تو اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ مگر باطن میں اس کا مخالف رہتا ہے اور موقعہ کا متلاشی رہتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل ناواجب ہے۔ اور دیانت کے خلاف ہے۔ جب تک تم میں یہ بات پیدا نہ ہو کہ تم خواہ سیاسی معاملات ہوں یا دینی یا تمدنی یا [illegible] اور ان میں دیانت کے پہلو کو مدنظر رکھو۔ تم مستحق عزت نہیں ہو گے۔ نہ انسانوں کی نظر میں نہ خدا کی نظر میں

کیا مسٹر گاندھی مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں۔

دیانت تو دیانت اگر دیانت کی شکل بھی اختیار کی جائے تو انسان کی ایک عزت قائم ہو جاتی ہے۔ مثلاً مسٹر گاندھی ہیں۔ میرے نزدیک اس وقت ان کے سب افعال دیانتدارانہ نہیں۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ ان کا ہر ایک فعل دیانت داری سے ہے مگر اب اس قسم کے واقعات پیدا ہوئے ہیں۔ جن کے باعث میں نے اپنی رائے کو بدل لیا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ مسٹر گاندھی کے رویہ میں صاف ہندو مسلم سوال کام کر رہا ہے۔ اور وہ درحقیقت ہندوؤں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں سے ان کو کوئی سچی ہمدردی نہیں۔ چنانچہ ابھی جو سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ اس میں شرائط اس قسم کے رکھے گئے ہیں جن کی وجہ سے بالعموم مسلمان ہی اس فیصلہ پر اول کاربند ہونے والوں میں سے ہوں گے۔ اور اس کا برا نتیجہ بھی زیادہ تر انہی کو بھگتنا پڑیگا۔ ایک شرط یہ ہے کہ جو لوگ سول نافرمانی کرنے کیلئے آمادہ ہوں۔ چھوت چھات ترک کردیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں نے تو جیسا کہ ہزاروں سال سے تجربہ ہو چکا ہے اس امر کو چھوڑنا نہیں اور اسطرح اس کام کے وہ مجاز بھی نہ ہونگے پس مسلمانوں پر ہی بالعموم (مستثنیات کو علیحدہ کرکے) اسکا بار پڑیگا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہ کہ سب سے پہلے جو قوم توپ کے منہ کے آگے رکھی جائے گی وہ مسلمان قوم ہوگی۔ اسی طرح محمد علی شوکت علی صاحبان کے معاملہ میں ان کی قید کے بعد جو رویہ مسٹر گاندھی نے اختیار کیا ہے وہ ان کی بہت بڑی ہمدردی کا پتہ نہیں دیتا۔ ان تمام باتوں کے باوجود مسٹر گاندھی کے اعمال کی ظاہری شکل دیانتدارانہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ بھی یہی سمجھتی ہے اور انگریزی اخبار بھی گورنمنٹ اور انگریزی اخبار محمد علی شوکت علی کے ہر فعل کو شرارت سمجھتے ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کو دھوکہ خوردہ۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اگر انسان کے اکثر اعمال دیانت داری پر مبنی ہوں اور وہ اپنی وضع دیانتدارانہ رکھے تو وہ بھی عزت حاصل کر لیتا ہے۔ اس نصیحت کے بعد ایک امر کے متعلق خاص نصیحت کرتا ہوں۔

معاہدہ

جس طرح رعایا کا گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اسی رنگ میں مذہبی سلسلوں میں بھی ہے جو لوگ ایک ملک میں رہتے ہیں۔ وہاں کی قائم شدہ گورنمنٹ سے انکا ایک معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس معاہدہ پر دستخط بھی ہوں۔ بلکہ ہر ایک عقلمند اپنے آپ کو ایک معاہدہ کا پابند خیال کرتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ مذہبی سلسلوں کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ اس سلسلہ کے احکام کے پابند اور اس انتظام کے ماتحت ہیں۔ جو اس سلسلہ کے منتظموں یا منتظم نے قائم کیا ہے جس طرح دنیاوی گورنمنٹوں کے ماتحت رہنے والوں کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ یہ اس کے احکام کے پابند رہینگے۔ اسی طرح مذہبی سلسلوں میں داخل ہونے والوں کے متعلق بھی یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ پابندی کرینگے۔ اگر کوئی شخص اس انتظام کی پابندی نہ کرسکتا ہو تو دیانت داری چاہتی ہے کہ وہ کہدے کہ میں پابندی نہیں کرسکتا۔ اور اگر کرسکتا ہے تو کرے۔

ہمارے سلسلہ کے قیام کی غرض

اب میں بتاتا ہوں کہ ہمارا بھی ایک روحانی سلسلہ اور ایک انتظام ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت ہو۔ اور ہماری آئندہ نسلوں میں دین کی محبت اور دین کا جوش اور دین کیلئے خلوص پیدا ہو۔ اور تمام ارواح خدا تعالیٰ کے مقدس دین کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ اور دشمنوں کو بھی آمادہ کریں۔ کہ وہ اس حق کو قبول کریں۔ اور اسلام کی منتشر طاقتوں کو ایک اتحاد کی رسی کے اندر باندھ دیں۔ یہ غرض ہے جس کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ جو شخص اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسکا ایک معاہدہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ان شرائط کا پابند رہیگا۔ جو اس انتظام کے ذمہ دار قائم کریں جس طرح دنیاوی بادشاہ اور رعایا کا تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح منتظموں کے خیالات کی پابندی منسلکین سلسلہ کے لئے لازم ہے۔ اگر ان کو وہ طریق جو منتظمین پیش کرتے ہیں۔ ناپسند ہو۔ اور وہ اس کے مخالف ہوں اور دل میں اسکی خرابی کو محسوس کرتے ہوں۔ تو دیانت کے خلاف ہوگا۔ کہ یہ ظاہری طور پر اسکی پابندی کریں۔ اور دل سے اس کی تباہی کے منصوبے سوچیں یا ایسا رویہ اختیار کریں جس سے وہ کام خراب ہو جائے۔

جو ہم سے ملکر کام نہ کرسکیں وہ جدا ہو جائیں

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے۔ جو ہم چاہتے ہیں۔ مجھ سے پہلے جو تھے۔ ان کے کیا خیالات تھے میں اس بارے میں بحث نہ کرونگا۔ اور جو آئندہ ہوں گے نہ ان کے بارے میں۔ بلکہ میں کھول کر بتاتا ہوں۔ کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ تا کہ جو ہم سے ملکر کام نہ کرسکیں وہ صاف کہدیں کہ ہم متفق نہیں۔ اور اگر وہ متفق ہوں تو بھی بتادیں اگر وہ نہ کرسکیں گے تو وہ کہدیں اور دیانت داری چاہتی ہے کہ کہدیں کہ ہم ملکر کام نہیں کرسکتے۔ اس وقت ہم کہدینگے ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکُمْ تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ۔

سنو ہر ایک شخص جو قادیان میں آتا ہے اور اس کے سپرد سلسلہ کا کوئی کام کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ بڑی تنخواہ پاتا ہو یا چھوٹی خواہ اسکو الاؤنس ملتا ہو۔ یا کچھ اور ان میں سے ہر ایک کو میں بتاتا ہوں کہ جس قسم کے آدمی ہم چاہتے ہیں۔ ان کی کیا شرائط ہیں۔ جو شخص ان شرائط کو سنکر محسوس کرے کہ وہ ان کی پابندی نہیں کرسکتا۔ وہ صاف صاف کہدے۔

ہم نوکروں سے ملکر کام نہیں کرسکتے

وہ شرائط کیا ہیں؟ میں نے اپنے نفس پر غور کیا ہے اور ان کے نفس پر بھی غور کیا ہے۔ جو مجھ سے پہلے تھے

اگرچہ میں ان کی خواہشات پر بحث نہ کرونگا۔ ہاں اگر ضمنی طور پر ان کا ذکر آجائے۔ تو خیر۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہم نوکروں سے ملکہ کام نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ میں نوکر نہیں رکھ سکتا۔ یہ طریق صحیح ہے یا غلط۔ یہ بحث الگ ہے۔ مگر میں جو کام لینے والا ہوں۔ آپ لوگوں کو کھول کر سناتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک نوکروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ مجھے اسلام میں اسلام کا کام کرنے کے لئے نوکروں کا پتہ نہیں ملتا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام کی خدمت نوکروں کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ اور وہ شخص جو کسی مقررہ رقم کی خاطر خدمت اسلام کرتا ہے۔ اسکی خدمات پر ترقی اسلام کی بنیاد رکھنا لغو ہے۔ خدا کے جلال کا اظہار ایسے شخص کے کام پر رکھنا جس کے نزدیک روپیہ نہیں تو کچھ نہیں بالکل عبث ہے۔ روپیہ کا رشتہ سب سے کمزور رشتہ ہے۔ اور خدا کے جلال کا رشتہ بہت ہی بڑا اور اہم رشتہ ہے میں کبھی پسند نہیں کرونگا کہ میرے بچوں کی تربیت نوکروں کے ذمے ہو۔ میں کبھی نہیں چاہتا کہ میرے آرام کی اشیاء کی کنجی نوکر کے پاس ہو۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی تربیت اور اپنے آرام کی چیزیں اگر کسی کے سپرد کرونگا تو اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ اور قریب سے قریب کے رشتہ داروں میں سے ایک کے ذمہ کرونگا۔ یعنی اپنی بیوی کے سپرد بچوں کی تربیت کروں گا۔ اور میری آرام وہ اشیاء بھی اسی کے قبضہ میں ہوں گی۔ جس طرح میری ذات کے متعلق ہر ذمہ داری کا کام نوکر کے سپرد نہیں۔ بلکہ بیوی کے سپرد ہو گا۔ اسی طرح میری بیوی کبھی پسند نہ کریگی۔ کہ اس کے آرام کا سوال نوکروں کے سپرد ہو۔ بلکہ وہ اپنے آرام کا انتظام میرے سپرد کریگی ٭

پس جب ہم اپنے گھر کی کوئی قیمتی چیز نوکروں کے سپرد نہیں کر سکتے۔ .. .. تو خدا اور اس کے رسول سے کے تعلق کو کیسے نوکروں کے سپرد کر دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح نے کہا ہے۔ کہ میں موتی کتوں اور سوروں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ اسی طرح خدا کے تعلق کی ایسی قیمتی چیز ملازموں کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔ نوکر خواہ ہزاروں کا ہو یا چند روپیہ کا۔ تاہم نوکر ہے۔ اسلئے ذاتی آرام کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جا سکتا اسی طرح دین کا کام بھی قطعاً قطعاً نوکر کے سپرد نہیں ہو سکتا ٭

خدمت دین کے لئے اصحاب کی ضرورت ہے۔ نہ کہ نوکروں کی

اگر یہ سلسلہ دینی ہے اور ضروری ہے۔ اگر اسلام اٹھ گیا تھا اور اسکو حضرت [illegible] صاحب نے [illegible] کر لئے ہیں۔ تو اس کا کام اور اس کی خدمت اور حفاظت کا کام نوکروں کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر کیا جائے تو جرم ہوگا۔ سنو اور غور کرو۔ میں اسوقت کوئی ایسی زبان نہیں بول رہا۔ جس کو تم نہ سمجھ سکو۔ نہ میں ایسی عبارت میں باتیں کر رہا ہوں۔ جو تمہارے فہم سے بالا ہو۔ مجھ میں جس قدر اظہار مدعا کی قابلیت ہے۔ اس کے مطابق میں صاف صاف بغیر کسی الجھاؤ کے کہتا ہوں۔ کہ خدمت دین ایک ایسا خزانہ ہے۔ جس کو میں نوکروں کے سپرد کرنا [illegible] خلاف عقل سمجھتا ہوں۔ نوکری کا رشتہ نہایت ادنیٰ اور بہت ہی کمزور رشتہ ہے۔ اور یہ کام ان کے سپرد نہیں کر سکتا۔ جن کا میرے ساتھ اتنا کمزور رشتہ ہو۔ بلکہ اس کام کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو عربی میں اصحاب کہلاتے ہیں یا جن کو پرانے زمانے میں حواری بھی کہتے تھے۔ خدمت دین کا کام ملازموں کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اصحاب کے سپرد ہو سکتا ہے۔ صحابی وہ ہے جو صرف صحبت چاہتا ہے۔ وہ کوئی مقررہ رقم نہیں مانگتا۔

آنحضرتؐ کے وقت کام کرنیوالے صحابی تھے نوکر نہ تھے۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جو لوگ تھے اور جنھوں نے خدمت دین کی۔ وہ مال کے لئے آپ کے پاس نہ آئے تھے انہیں سے وہ لوگ جو مرتے ہوئے دولت پیچھے چھوڑ گئے وہ اس دولت کے لئے نہ آئے تھے۔ نہ بادشاہت ان کا مقصد تھا۔ نہ گورنریاں۔ یہ دولت اور رتبے جو ان کو ملے محض بطور تحفہ تھے نہ کہ بطور بدلہ کے۔ وہ لوگ صرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت چاہتے تھے۔ وہ اصحاب تھے۔ ملازم نہ تھے۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک کام کرنے کو تیار تھے۔ جس کو ملازم نہیں کر سکتا۔ بادشاہ کا پاخانہ بھی اگر ہو تو اسکو اٹھاتے ہوئے بھنگی تک ایک نفرت محسوس کرتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو موقع پڑے۔ تو اس کے اٹھانے میں بھی کراہت نہ تھی۔ نہ صرف کراہت نہ تھی بلکہ فخر سمجھتے تھے ٭

صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ والوں نے اپنے میں سے ایک امیر کو شرائط صلح کے تصفیہ کے لئے بھیجا۔ وہ آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم ان لوگوں پر جو تمہارے گرد جمع ہیں بھروسہ کرتے ہو۔ وقت پر یہ تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے بھروسہ بھائیوں پر ہوتا ہے۔ کیا تم ان کی خاطر بھائیوں سے بگاڑتے ہو۔ اس نے یہ کہا۔ مگر ان لوگوں کی جو اصحاب تھے ملازم نہ تھے۔ کیا حالت تھی۔ یہ کہ آنحضرتؐ کے تھوک کو زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں پر لیتے اور جسم پر مل لیتے تھے۔ اور وضو کے پانی کا ایک قطرہ تک زمین پر نہ جانے دیتے تھے۔ ہر ایک [illegible] اس کشمکش میں ان میں تلوار چل جائے۔ وہ واپس گیا اور جا کر کہا۔ کہ میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں۔ مگر ان کے درباری بھی اتنے جانثار نہ تھے جتنے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی ہیں۔

یہ کیا بات تھی۔ یہی کہ قیصر و کسریٰ کے دربار میں ملازم تھے۔ اور آنحضرت کے ساتھ اصحاب تھے ملازم نہ تھے۔

وہ رسول کریم کے گرد کسی معاوضہ کے لئے جمع نہ تھے۔ بلکہ آپ کی صحبت کے لئے تھے۔ اسلئے وہ اس بات کی پرواہ نہ کرتے تھے کہ انکو کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ پس جب تک یہ خصوصیت نہ ہو۔ اور اس بنیاد پر کام نہ ہو۔ کچھ نہیں ہو سکتا ٭

احمدیت نئی چیز نہیں

اسلئے میں کھول کر بتاتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی چیز ہے جو دوبارہ واپس آئی ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ایک طرح نئی بھی کہلا سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دوبارہ

آسمان سے آئی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق کہا گیا تھا لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء الفارس۔ اور نئی نہیں بھی۔ اسلئے کہ اس کی شکل وہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھی۔ پس جب یہ وہی چیز ہے۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور صرف فرق یہ ہے۔ کہ یہ آسمان پر چڑھ گئی تھی۔ اور اس کی بازیابی کے لئے ایک مامور ومرسل مبعوث ہوا۔ اور پھر وہ ثریا سے واپس لائی گئی۔ تو پھر میری سخت غلطی ہوگی۔ کہ میں اس کی حفاظت نوکروں کے سپرد کروں۔ جس طرح اس کی حفاظت پہلی آمد پر کی گئی اب بھی اسکی حفاظت اسی طرح پر ہو سکتی ہے ؎

دین کا کام صحابہ کرینگے

یہ کام جب میرے سپرد کیا گیا۔ تو میں نے ان لوگوں کے سپرد کیا۔ جن کو میں "اصحاب" سمجھتا تھا۔ میں نے یہ امانت یہ کام صحابہ کی جماعت کے سپرد کیا۔ مگر بہتوں نے اپنے رتبہ کو نہ سمجھا۔ انھوں نے اصحاب بننا نہ چاہا بلکہ نوکر بننا چاہا۔ حالانکہ وہ شخص جو نابیت پر نوکری کو ترجیح دے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ہم اسکو آسمان پر بٹھائیں۔ اور وہ گڑھے میں نیچے گرنا پسند کرے۔ پس ابتدا سے دین کا کام صحابہ سے لیا جا رہا ہے۔ اور اب بھی اسکو صحابہ ہی کرینگے۔ جو شخص صحابی بنکر رہنا چاہتا ہے۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ اور جو روپیہ کے لئے یہاں رہنا چاہتا ہے۔ وہ سن لے کہ یہاں نوکروں کے لئے جگہ نہیں۔ کیونکہ ہم نوکروں سے کام لینا نہیں جانتے۔ اسکو خواہ کوئی کسی نام سے یاد کرے اسکو ہماری غلطی کہے یا خود پسندی یا خوشامد پسندی کا نام دے۔ جیسا کہ ایک دشمن نے لکھا تھا کہ چونکہ یہ مسیح موعود کے بیٹے ہیں۔ اسلئے صاحبزادے بنتے ہیں اور خوشامد سے عادت خراب ہوگئی ہے۔ غرض خواہ کوئی کچھ بھی کہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ اور صاف صاف کھلے لفظوں میں کہتا ہوں۔ کہ ہم نوکر نہیں رکھ سکتے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم خدا کے کام کے لئے نوکر رکھیں گے۔ تو ہمیں خدا ہی کے حضور جوابدہی کرنی ہوگی۔ پس اس بات کو سامنے رکھ کر ہر ایک شخص فیصلہ کر لے۔ کہ اگر وہ یہاں رہنا چاہتا ہے تو کس طرح۔ آیا صحابی بنکر یا نوکر بنکر۔ اگر صحابی بنکر رہنا ہے تو سو۔ پچاس کا سوال نہیں رہیگا۔ نہ اس کی یہ غرض ہوگی۔ ہم جو اسکو دینگے۔ وہ اس کے اخراجات کے لئے ہوگا۔ جس کی کمی بیشی سے اسکو کوئی تعلق نہ ہوگا اور چاہے ہم اسکو کچھ بھی نہ دیں ؎

اس کی مثال محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی ہوگی۔ جو ایک جنگ میں خالی ہاتھ رہے۔ اور وہ دشمن جن کے خلاف وہ تلوار لیکر گھر سے نکلے تھے اونٹوں کی قطاریں لے گئے۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نوکر ہوتے۔ تو مجھے اسی خدا کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ایک بھی اونٹ مکہ میں نہ جاتا۔ بلکہ سب ان کو ملتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر دیانتدار کوئی نہیں۔ ایک منافق طبع نے اسوقت کہہ ہی دیا تھا کہ خون تو اب تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال کو یہ لے گئے۔ اور ایک دوسرے نے کہدیا تھا کہ آپ کی تقسیم منصفانہ نہیں جس کے جواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس شخص کی نسل سے وہ لوگ ہونگے جن کے منہ پر ایمان ہوگا۔ مگر دل ایمان سے خالی ہونگے ؎

جو صحابہ بننا چاہتے ہیں وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

بس خوب کان کھولکر سنو۔ کہ وہ جو دین کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے قادیان میں رہتے ہیں۔ اور جو ہمارے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور انکی غرض خدا کے دین کی خدمت ہے۔ اور اگرچہ یہ باتیں میسر ہیں۔ ان کے گذارہ کے لئے ہم جس قدر دے سکینگے دینگے۔ جسکو وہ شکر گذاری سے قبول کرینگے۔ اس لئے بیرہ میں ان کی خواہش کو دخل نہ ہوگا۔ لیکن جو نوکری کے لئے یہاں آیا ہو وہ یہاں سے چلا جائے۔ کیونکہ ہم نوکر نہیں رکھنا چاہتے ہم انکو جو ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ہم ملازم رکھنا چاہتے ہیں۔ ملازم نہیں چاہتے۔ جن کی غرض ملازمت نہیں۔ بلکہ جو دین کی خدمت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور صحابی بننا چاہتے ہیں وہ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کی ٹھنڈک ہیں۔ صحابی تنخواہ نہیں چاہا کرتا۔ اور جو تنخواہ کے لئے آئے ہوں میں انکو کہتا ہوں۔ خواہ وہ موسیٰ ہی ہوں کہ تمہارا راہ وہ ہے اور ہمارا یہ ؎

اگر تم سب الگ ہو جاؤ تو خدا یہ کام خود کریگا

اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ جس طرح میں نے صاف صاف کہدیا ہے۔ اسی طرح صفائی دیانتداری کو مدنظر رکھکر کہدو کہ دونوں میں سے کیا چاہتے ہو۔ اگر تم روپیہ نہیں چاہتے۔ عزت تمہیں مطلوب نہیں۔ جاہ وحشم تمہاری غرض نہیں۔ صرف خدا اور اسکے رسول کی خوشنودی کے حصول کے لئے اسکے خلیفہ کی صحبت اور بیعت چاہتے ہو تو تم ہمارے بھائی ہو۔ اور دنیاوی بھائی سے بھی بڑھکر پیارے ہو۔ لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو تم صاف صاف کہدو۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون جس طرح یہ کہنے والے بیٹھے رہے۔ اور خدا اور خدا کے رسول نے موعود ملک کو فتح کیا۔ اسی طرح اگر تم میں ایسا کہنے والے پیدا ہو جائیں۔ اور وہ صاف کہدیں۔ تو میرا دل نہیں گھبرائے گا۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ اگر سارے بھی یہ کہدیں۔ اور ایک بھی صحابی نہ رہے۔ تو بھی میرا دل نہیں گھبرائے گا۔ بلکہ وہ کام جو تمہارے ہوتے ہوئے اس حالت میں ہو رہا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ جب تم نہیں رہوگے۔ اس سے بہت جلد مجھ اکیلے سے خدا کرائیگا۔ کیونکہ اب توکل پر انسانوں کے واسطے کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور تب یہ پردہ خدا اٹھائیگا۔ اور اس کام کو انجام دیگا۔ پس تم اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ اور دونوں صورتوں میں سے جس صورت کو تم پسند کرتے ہو۔ اسکے متعلق صاف طور پر جسطرح میں نے بتا دیا ہے۔ تم مجھے بتا دو ؎

تشریح

۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۱ء کے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری کے زیر عنوان جو یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں کہ "آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر فرمائی ہے۔" اصل میں یوں ہیں:۔ "آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس سورہ والطارق کی آیت والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر فرمائی ہے۔"

حضرت مسیح موعودؑ کے قدیمی صحابہ کرام کا مذہب

مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے (مبائعین) بعض دوستوں کی تحریرات پیش کی ہیں اور ان سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پہلے سب کا مذہب یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں حالانکہ بعض انہیں سے تو ایسے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے قادیان دارالامان میں مستفیض نہیں ہوئے اور بعض وہ کہ نہ صرف یہ کہ قادیان میں نہیں رہے۔ بلکہ پہلے اپنی غیر مبائعین کے ساتھ تھے اور بعد میں اللہ نے ہدایت بخشی۔ پھر ان کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں ان سے وہ مطلب ہی نہیں نکلتا۔ جو مولوی صاحب نے نکالا ہے۔ دوم وہ تحریریں بعض حالات کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہیں۔

میں مولوی محمد علی صاحب کی خواہش کے مطابق چند بزرگوں کی تحریریں پیش کرتا ہوں یہ تحریریں کسی خلافت کے زمانے کی نہیں بلکہ ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے کی ہیں تاکہ کسی قسم کا اشتباہ ان کے حق ہونے پر نہ رہے۔

اس سلسلہ میں مولانا عبد الکریمؓ (جن کو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کا لیڈر کے خطاب سے سرفراز فرمایا) کی تحریر الفضل مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں پیش کر چکا ہوں۔ اس میں صرف نبی کا لفظ نہیں بلکہ یہ ثبوت بھی ہے۔ کہ آپ مسیح موعودؑ کو ایسا نبی مانتے تھے کہ انبیاء وسلف کی جماعت کا ایک مکمل فرد سمجھتے تھے۔ اس تحریر سے اگر دوسرا مطلب نکل سکتا ہو۔ تو مولوی محمد علی صاحب پیش کریں۔ مولوی عبد الکریم کے صحابی ہونے سے مولوی صاحب انکار نہیں کر سکتے۔ حضرت اقدس نے ان کی شان میں یہاں تک لکھا ہے کہ

تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم -

اسی سلسلہ میں دوسرا نام میں جناب مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی کا پیش کرتا ہوں۔ وہ اب آپ کے رفیق ہیں۔ مگر مجھے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات میں ان کے سامنے دارالامان میں ان کا کیا مذہب کیا عقیدہ تھا۔ یہ خوب ذہن نشین کر لیجئے۔ کہ میں مولوی سید محمد احسن صاحب کو بطور ایک اتھارٹی کے نہیں پیش کر رہا۔ بلکہ میں آپ کی طرح یہ دکھا رہا ہوں۔ کہ اسوقت جو بڑے اور قدیمی سمجھے جاتے تھے۔ ان کا مذہب کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ بدر ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء نمبر ۷ جلد ۷ اول تو دینۃ الامام کے ماتحت یہ عبارت پڑھیئے۔

"جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف میں مصروف ہیں" پھر یہ مولوی سید محمد احسن صاحب کا خطبہ جمعہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے مسجد مبارک میں۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر پڑھا گیا۔ اس سے پہلے جو الذین یبلغون رسٰلٰتِ اللہ وارد تنزیل ہے اسمیں یبلغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ وحی والہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اور ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالیں دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہے۔

پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہو گئے۔ اب کوئی درجہ باقی نہیں جو کسی اور کو دیا جائیگا۔ اور سانکو نہیں دیا گیا۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک حدیث ہے۔ کہ ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ۔ جس میں صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا۔ پھر اس کے بعد سکوت فرمایا۔ آپ نے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا پڑھکر سمجھایا کہ اس میں پیشگوئی تھی کہ امت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہے گی۔ کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہؓ کا مذہب ہے۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدی (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہو گا۔ اور پھر فرمایا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین اب اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت صدیق شہید اور صالح ہو جانا تو سب جانتے ہیں۔ مگر نبی ہونا کیوں ناممکن جانتے ہیں۔ حالانکہ من النبیین اسی آیت میں مذکور ہے۔ ۱۴ فروری ۱۹۰۸ء

کیا اس خطبہ کے الفاظ سے صاف ظاہر نہیں کہ اسوقت نہ صرف سید محمد احسن صاحب امروہوی کا بلکہ تمام صحابہ مسیح موعودؑ اور خود حضرت مسیح موعود کا یہی مذہب تھا کہ خاتم النبیین کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور نبی بھی ایسا کہ جس کی نبوت اور دیگر انبیاء کی نبوت میں باعتبار نفس نبوت کچھ بھی فرق نہیں۔ کیا جو دلائل سید محمد احسن صاحب نے دئے وہی دلائل ہم نہیں اب ہم دیتے ہیں۔ پس اگر یہ عقیدہ بیخ کن اسلام تھا اور اس سے آنحضرت کی ہتک لازم آتی تھی۔ تو اسوقت حضرت مسیح موعودؑ نے کیوں نہ روک دیا۔ کیونکہ نبی کریم کی عزت قائم کرنے کیلئے ہی تو آپ کی بعثت تھی۔ پھر مولوی محمد علی صاحب خود موجود تھے وہی بعد میں نوال مگر سید امروہوی کا یہ خطبہ زور شور سے پڑھتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر تمام صحابہ کرام کا سننا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسوقت جماعت کا یہی مذہب تھا۔ کہ خدا نے حضرت مرزا صاحب کو نبی بنایا ہے + اکمل قادیانی

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں ۱۲ روپیہ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ ۱۲ روپیہ۔ ۲۰۔ ۲۵۔ ۳۰۔ فی مرلہ ہے۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں ۱۲ روپیہ فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں برلب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہہ موجود ہے۔ قیمت ۲۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اندر رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت ۵ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔

نوٹ: بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیواسطے جگہہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

مرزا بشیر احمد
قادیان

گھڑیاں خریدنے کا مفید موقع

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑی کا آرڈر معہ کچھ پیشگی بھیجدیں تو نہایت اطمینانی گھڑی (پارسل کے تمام اندیشوں سے مبرا) آپ کے ہاتھ میں پہونچ سکتی ہے۔ حاجتمند وقت پر بھی خرید سکینگے انشاء اللہ نیز جلسہ پر بڑی گھڑیاں دکھلانا بھی احباب کیلئے فائدہ مند ہوگا گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

ایچ منظور علی احمدی واچ میکر صدر بازار شاہجہانپور

چند نئی اور نایاب کتابیں

ترک موالات ۸ر خطبات محمود ۱۳ر نجوی بن گئی ار براہین احمدیہ چار جلد ۷ر قاعدہ یسرنا القرآن ۵ر نسیم دعوت ۴ر قصائد احمدیہ مواہب الرحمن ۴ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر جنگ مقدس ۸ر شحنہ حق ۴ر درثمین فوٹو والی ۸ر کلام محمود ۱۰ر شہید مرحوم کے حالات ۳ر مکتوبات ہر پنج حصہ فی ۸ر کشتی نوح ۵ر مکاشفات الہامات ہرسہ حصہ ۱۲ر ست بچن ۱ر ازالہ اوہام مکمل۔ تجرید بخاری اردو

عجیب و غریب حمایل

چمڑے کی جلد ۴ ۱/۲ انچہ لنبی ۳ انچہ چوڑی۔ نہایت صحیح خط مثل مصحف عثمان صاف پڑھی جاتی ہے ۵ سطری حجم ۶۰۰ صفحے قیمت صرف ۱۲ر الحجازی حمایل سے بڑھ چڑھ کر اور کم قیمت ہے۔ مجلد عکسی حمایل ۱۰ر حمایل لاہوری ۱۲ر الحجازی ۸ر مترجم ۵ر دیگر وللعہ ۔

نصیر شاپ قادیان

ضرورت نکاح

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۴ سال وصیت شدہ کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائداد زمین کے بغیر مبلغ ۵۰ روپیہ ماہواری آمدنی راشن منت آمیز ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے بارے میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہو مگر احمدی مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اس کا حقدار ہے نقدا۔ ل معرفت مینجر الفضل قادیان

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے۔ یعنی للعہ ۵ر ۵ر نیز ہمارے ہاں مثیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سروتے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۴ر سروتی ۸ر

المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

ضرورت نکاح

ایک امیر سوداگر جن کی آمدنی پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہو نیز کے علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۶ سال کا موجود ہے نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو۔ دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر لکھیئے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احاطہ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

نو ایجاد مشین سیویاں

کے نقالوں (جو ردی مال بنا کر پبلک کا روپیہ ضائع کرنا چاہتے ہیں۔) کی تعریف۔

جناب محمد صدیق صاحب موضع ہری پور بائی پور تحریر فرماتے ہیں کہ قبل ازیں ۱/۲ انچ والی مشین اپنے ایک عزیز کی معرفت منگوائی تھی جو کہ ابھی موجود ہے اب عام شہروں میں آپکی مشین کے نمونے کی تیار ہو رہی ہیں۔ مگر آپ کی مشین جیسی صفت کہاں ہے قیمت مشین معہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو لگائیں چھ روپیہ بغیر پرزہ ہے۔ مشین کے ہنڈل میں ہمارا پتہ ہے۔ فضل کریم عبدالکریم قادیان

ملفوظات نور

مولنا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات نورالدینؓ صاحب کے جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر

چٹھی مسیح :- مولوی ندی چٹھی مسیح ابن مریم دل اتے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱۰ر

دلائل حقہ برردوائل مختصرہ:- مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن :- جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں قیمت عہ

المشتہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی قینچیاں وٹوپیاں دھابون و بوٹ وشوز اعلیٰ قسم کے مثل ولایتی کے ہم سے خرید کریں۔ ہر قسم کا مال جو خریدار کی پسند نہ ہو گا سفالیس واپس لیا جائیگا۔

مینجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ

مطب اور سیری کی ملازمت چاہتا ہوں

میں نے لکھنؤ میں مطب اور سیری کا امتحان پاس کیا ہے چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے اس لئے تجربہ بھی کافی ہے سرٹیفکٹ موجود ہیں۔ محترم برادران جماعت مجھے اچھی ملازمت دلانے میں ساعی ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ط

معرفت مینجر الفضل قادیان

ہندوستان کی خبریں

سر سنکرن نائر کا جانشین حکومت دہلی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سر سنکرن نائر نائٹ سی آئی - ای کے وزیر ہند کی کونسل سے مستعفی ہو جانے پر ان کی جگہ مسٹر دادا بھائی مدہ انجی دلال سی [illegible] مقرر کئے جائینگے۔

وہ تعلقوں کو سول نافرمانی شروع کرنے کی اجازت بمبئی - ۱۴ر نومبر - احمد آباد پراونشل کانگرس کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ "یہ کمیٹی ضلع سورت کے تعلقہ بردولی اور ضلع کھیڑا کے تعلقہ آنند کو اجازت دیتی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹیوں کے پریزیڈنٹ اور سیکرٹریوں کے یہ تصدیق کر دینے کے بعد کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ وہ پوری کر دیگئی ہیں۔ سول نافرمانی شروع کر سکتے ہیں۔

فوجی کپڑے کے غبن کا دوسرا مقدمہ الہ آباد ۱۴ر نومبر - فوجی کپڑے کے غبن کے متعلق دوسرا مقدمہ آج جائنٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا ملزمان حسب ذیل ہیں سیکنڈ کنڈ فرنڈ کپتان دائیں کول اور سارجنٹ ویلے جن کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے سرکاری ملازم ہوتے ہوئے امانت میں مجرمانہ خیانت کی اور رابرٹ اور مارٹن آنریری مجسٹریٹ و زمیندار جن کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے مال مسروقہ اپنے قبضہ میں رکھا۔ اور دیگر جرائم میں اعانت کی شہادت لی گئی۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا اجلاس ایک اعلان مظہر ہے کہ پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا اجلاس آئندہ تاریخ تک جو بعد میں اعلان کی جائے گی۔ ملتوی کیا گیا ہے

ر[illegible] **ڈاکوؤں** دہلی - ۱۴ر نومبر - لیفٹیننٹ کے [illegible]
[illegible] ڈسٹرکٹ [illegible]

[illegible] پر اچانک دھاوا کیا اور کئی ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جن میں ایک دو جن ایسے ڈاکو شامل ہیں۔ جن کی ایک قتل کی واردات کے متعلق تلاش ہو رہی تھی۔

برار واپس نہیں کیا جائیگا ناگپور - ۱۴ر نومبر - مقامی حکومت نے "ہتاوادا" کو اطلاع دی ہے کہ حکام اعلیٰ کی طرف سے برار کی واپسی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دگو دیکا عندیہ معلوم کئے بغیر کوئی قدم اس بارہ میں نہیں اٹھایا جائیگا۔

مجسمہ اٹھانے کیلئے زنانہ دستہ اخبار "جنیتہ" کا بیان ہے۔ کہ لاہور کی بہت سی عورتیں مجسمہ لارنس ہٹانے کیلئے ایک دستہ میں بھرتی ہو رہی ہے۔ اور بہت سی خواتین نے اپنے نام لکھوا دیئے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی شہزادہ ویلز کو ڈگری دے گی لکھنؤ - ۱۵ر نومبر - مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کی کورٹ کے پہلے جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز کو علیگڈہ بلا کر انھیں اعزازی ڈگری دی جائے۔

کلکتہ میں ٹراموے ہڑتالیوں سے فساد کلکتہ - ۱۴ر نومبر - آج صبح کلکتہ کے شمالی حصہ میں بلوہ ہو گیا جبکہ کمیٹی والے گاڑیوں کو وسعت دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلوہ میں ڈپٹی کمشنر پولیس بری طرح مجروح ہوا۔ اور پولیس کے تقریباً دس اور آدمیوں کو بھی ضربات آئیں۔ مسٹر بار ملے ڈپٹی کمشنر پولیس کے سر میں ایک پتھر لگا۔ اور وہ وہیں لیٹ گئے۔ لیکن آخر کار لاٹھیوں سے انبوہ کو منتشر کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ چار ہڑتالی زخمی ہوئے ہیں۔ اور ۱۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ نواح کے بعض ٹیلیفون تار بھی کاٹ دیئے گئے تھے۔

دہلی میں خلاف ورزی قانون کی تیاریاں دہلی - ۱۵ر نومبر - دہلی پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقدہ گڑہ مکتسر (ضلع میرٹھ) میں یہ قرار داد منظور کی گئی ہے۔ کہ آئندہ چار ہفتوں میں دہلی کو خلاف ورزی قانون کے لئے تیار کیا جائے۔
[illegible] کا حکم نہیں مانا گیا۔ آنریری کپتان

سردار بہادر سنگھ جن کو حکام امرتسر نے دربار صاحب کی کنجیاں سپرد کی ہیں۔ ۱۵ر نومبر کو جلاؤ (گوردپرب کے موقعہ پر چاندنیاں وغیرہ لگانے کی رسم) کے وقت دربار صاحب میں گئے۔ اور انہوں نے سکھوں سے چاندنیاں لگانے کے لئے کئی بار کہا۔ لیکن سکھوں نے جن میں دربار صاحب کی کنجیاں حکام کے لے لینے پر بڑا ہی جوش پیدا ہو گیا تھا۔ کپتان صاحب کا حکم نہیں مانا۔ اس لئے کپتان صاحب واپس چلے آئے۔

پولیس مینوں کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب کلکتہ - ۱۴ر نومبر - تا رکان سوالات اشتہارات اور تقاریر کے ذریعہ کانسٹبلوں کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کل کلکتہ کے میدان میں ایک جلسہ ہوا جس میں تین سو سپاہی اور بہت سے ملاح شریک ہوئے۔ ان کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دی گئی۔

زلزلے کے جھٹکے ۱۵ و ۱۶ر ستمبر کی درمیانی رات کو اکثر مقامات پر تقریباً ۲ بجکر ۱۰ منٹ کے قریب زلزلہ آیا۔ جو خاصہ زور کا تھا۔ اور اس کا آخری جھٹکا تو اس زور کا تھا۔ کہ تمام در و دیوار ہلنے لگے۔ یہ زلزلہ کوئی دو تین سکنڈ تک رہا۔

مشاغل تفریح پر محصول ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ حکومت ہند نے مشاغل تفریح پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس میں تھیٹر۔ سینما اور موسیقی وغیرہ شامل ہیں۔

شہزادہ ویلز کی آمد بمبئی - ۱۷ر نومبر - ۷ بجے صبح سے پیشتر شہزادہ ویلز کا جہاز داخل بندرگاہ بمبئی ہوا اور توپوں کی سلامی دی گئی۔

باباگوردت سنگھ ظاہر ہو گئے ۱۵ر نومبر کو ننکانہ میں عام میلہ تھا۔ مختلف سکھ صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور باباگوردت سنگھ جو جہاز کوماگاٹا مارو کے مالک ہیں۔ اور جو حادثہ بج بج کے بعد سے روپوش تھے وہاں ظاہر ہو گئے۔ انہوں نے دو تین مختصر تقریریں بھی کیں۔ جن میں سے ایک میں کہا کہ حادثہ بج بج کے متعلق میری تاریخ کی ابھی کوئی جو عنقریب شائع ہوگی۔

غیر ممالک کی خبریں

جاپان کا نیا وزیر اعظم مسٹر ہارا کے قتل کئے جانے کے بعد بیرن کوریکیو تکاہشی کو جاپان کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

واشنگٹن کانفرنس کا افتتاح واشنگٹن۔ ۱۲ر نومبر۔ دختران انقلاب امریکہ کے یادگاری ہال میں واشنگٹن کانفرنس کی افتتاحی رسم ادا ہوئی۔ پانچ بڑی طاقتوں کے ڈیلیگیٹ ایک طویل میز پر بیٹھے۔ پریزیڈنٹ ہارڈنگ مرکز میں اور امریکہ کے نمایندے ان کے دائیں ہاتھ۔ بائیں طرف اٹلی اور جاپان کے ڈیلیگیٹ تھے۔ دعا کے بعد پریزیڈنٹ ہارڈنگ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس جنگ عظیم میں جو تباہی بپا ہوئی ہے۔ تہذیب اس کو کس طرح جائز قرار دے سکتی ہے۔ اور جب انہوں نے کہا کہ ہمارے سو ملین آدمی صدق دل سے جنگی سامان کی کمی کے خواہاں ہیں اور کوئی بھی خواہان جنگ نہیں ہے تو اس پر تمام حاضرین نے استادہ ہو کر چیرز دئے۔ پھر کہا کہ امریکہ آپ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ نہ ہماری نیت خراب ہے۔ نہ کسی کو ہم دشمن سمجھتے ہیں۔ نہ ہمیں ملک گیری کی ہوس ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس پر قانع رہ کر دوسروں کے مقبوضات پر ہم نظر نہیں رکھتے ہیں۔ اگر اعلیٰ جذبات ہمیں متاثر نہیں کر سکتے تو اخراجات کی زیادتی اور اقتصادی فوائد تو ہمیں مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ فوجوں میں تخفیف کریں۔

کانفرنس کا صدر مسٹر ہارڈنگ کی تقریر کے بعد مسٹر ہیوز کا صدارت کے لئے باقاعدہ انتخاب ہوا۔ مسٹر ہیوز نے اعلان کیا کہ فرانسیسی اور انگریزی بانیں کانفرنس کی زبان تسلیم کی جائیں گی۔

جنگی جہازوں میں کمی کی تجاویز مسٹر ہیوز نے جنگی جہازوں کی کمی کے متعلق چار تجاویز پیش کیں۔

(۱) تمام بڑے جہازوں کی تعمیر بند کی جائے۔

(۲) ایک خاص تعداد پرانے جہازوں کو خارج کرنا۔

(۳) طاقتوں کی موجودہ بحری طاقت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(۴) بڑے بڑے جہازوں کے مجموعی وزن کو کسی طاقت کی بحری طاقت کا پیمانہ قرار دیا جائے گا۔ اور اسی تناسب سے دوسرے جہازوں کے رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

کانفرنس کب ختم ہو گی اٹلی کے نمایندے نے بیان کیا کہ کانفرنس کا کام ۱۵ر دسمبر تک ختم ہو جائیگا۔

نئے جہازوں کی تعمیر کا التوا نیویارک۔ ۱۳ر نومبر۔ مسٹر ہیوز نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ تمام طاقتیں نئے جنگی جہازوں کی تعمیر روک دیں اور پرانے جنگی جہازوں کی خاص تعداد تباہ کر دیں۔ اس سے خود امریکہ میں بھی بڑی سنسنی پھیلی ہے۔ مسٹر ہیوز نے بیان کیا کہ اس تجویز کے مطابق ۶ جنگی کروزر۔ ۷ جنگی جہاز اور ۲ جنگی جہاز جو کہ ابھی تیار ہو رہے ہیں ترک کرنے ہوں گے۔ برطانیہ کو چار جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی کرنی ہو گی۔ جاپان کو ۸ جنگی جہاز اور چار کروزر۔

۶۶ بڑے جنگی جہازوں کی تباہی واشنگٹن۔ ۱۳ر نومبر۔ اگر یہ تجویز منظور ہو گئی تو کل ۶۶ بڑے جنگی جہاز ۳ ماہ کے اندر تباہ کرنے ہوں گے۔ برطانیہ کو ۲۰ امریکہ کو ۱۸۔ اور جاپان کو ۱۰

مانٹی نیگرو کا خاتمہ روما میں خبر موصول ہوئی ہے کہ مانٹی نیگرو کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ملکہ ہیلینا نے ایک اعلان پر دستخط کر کے اپنے وزراء کو ان کے فرائض سے سبکدوش کر دیا ہے۔ اب مانٹی نیگرو کے نمایندوں کو ممالک غیر میں کوئی حقوق حاصل نہ ہوں گے۔ گیٹہ اور سلمونہ میں جو مٹھی بھر فوج ہے۔ وہ بھی منتشر ہو جانے پر رضامند ہے۔ اسطرح یہ چھوٹی سی قوم باضابطہ طور پر صفحہ ہستی سے محو ہو گئی ہے۔

آبنائے جبرالٹر کے نیچے سے ایک سرنگ فرانسیسی مطابع میں ایک دفعہ پھر آبنائے جبرالٹر کے نیچے سے سرنگ کھودنے کی تجویز پر بحث ہو رہی ہے۔ اس سرنگ کا طول سمندر کے نیچے ۲۳½ میل ہو گا۔ اور اس کے ذریعہ لندن بذریعہ ریل جنوبی افریقہ سے مل جائیگا۔ ہسپانیہ میں سرنگ کا منہ ۳۴۳ فٹ اور افریقہ میں صرف ۲۲ فٹ سطح سمندر سے بلند ہو گا۔ اور عمق ۱۲۶۴ فٹ سطح سمندر سے نیچے ہو گا۔

السٹر کیا چاہتا ہے لندن۔ سر جیمز کریگ گورنمنٹ کو کیا جواب دیں گے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن قیاس غالب ہے۔ کہ آئرلینڈ کو نو آبادیوں کے مانند ہوم رول دئے جانے کے یہی معنے لئے جا سکتے ہیں کہ السٹر علیحدہ رہے۔ السٹر صرف یہ رعایت کر سکتا ہے۔ کہ نو آبادیوں کے مانند ہوم رول خود بھی قبول کرے۔

سن فین جیل خانہ سے نکل گئے لندن۔ ۱۴ر نومبر۔ مونٹ جوائے کے جیل سے کل شام کو سات سن فین قیدی بڑی دلیری کے ساتھ بھاگ گئے۔ اول تو انہوں نے ایک وارڈر کو قابو کر کے اس سے کنجیاں چھین لیں پھر سپاہیوں کی وردیاں پہن کر بڑے دروازے پر آئے اور دربانوں پر حملہ کر کے کنجیاں لے لیں اور نکل گئے۔

ترکی فوجوں کا اجتماع [illegible] ۱۵ر نومبر۔ یونانی ولیعہد شہزادہ [illegible] پہنچ گئے ہیں۔ خبر ہے کہ ترک شمال میں کثیر تعداد میں فوجیں جمع کر رہے ہیں۔

امریکہ اور جرمنی میں صلح واشنگٹن۔ ۱۵ر نومبر۔ پریزیڈنٹ ہارڈنگ نے جرمنی کے معاہدہ صلح پر دستخط کر دئیے ہیں۔

فرانس کا سب سے بڑا ادیب ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ "نوبل" کا ادبی انعام امسال فرانس کے موسیو اناطول کو پیش کر دیا گیا ہے۔ کسی گذشتہ سال یہ انعام ہندوستان کے مایہ ناز شاعر ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کو دیا گیا تھا۔ اس کی مقدار تقریباً ساڑھے سات ہزار پونڈ ہوتی ہے۔

فرانسیسی مصنف کا ایثار موسیو اناطول فرانس نے جنہیں حال ہی میں ادبیات میں تین لاکھ فرینک کا نوبل پرائز ملا ہے یہ انعامی رقم روسیوں کی امداد میں دیدی۔

ایک لڑکی کو جنگی تمغہ دیا گیا لندن۔ ۱۲ر نومبر۔ ایک دس سالہ لڑکی جس نے اپنے والد کے لئے پیغامبری کا کام سرانجام دیا تھا۔ اور ایک مقام پر امن قائم کیا تھا۔ اور باوجود تخویف و ترہیب کے کسی راز کو افشا نہ کیا تھا۔ ... تمغہ